Digitized by Khilafat Library Rabwah

اگلی نسل کو دُعا پر قائم کریں

"ابھی سے دعاؤں کی عادت خود بھی ڈالیں اور اپنے بچوں کو بھی دعاؤں کی اہمیت سمجھاتے رہیں اور دعائیں کرنے کے سلیقے سکھائیں۔ اگلی نسل کو دعا پر قائم کرنا بہت ہی ضروری ہے ورنہ ہمارا اگلی نسلوں کے ساتھ سب سے زیادہ اہم پیوند کٹ جائیگا"

ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ

الفضل ۱۵۔ فروری ۱۹۹۰ء صہ

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: نسیم سیفی

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۵/۴۰ | بدھ ۹، شعبان ۱۴۱۰ھ، ۷، امان ۱۳۶۹ہش، ۷، مارچ ۱۹۹۰ء | نمبر ۵۵

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"اگر ہم خدا تعالیٰ کے نافرمان اور اس سے قطع تعلق کر چکے ہیں تو ہماری ہلاکت کے لئے کسی کو منصوبہ کرنے کی ضرورت نہیں۔ کسی مخالفت کی حاجت نہیں۔ وہ سب سے پہلے خود ہم کو ہلاک کر دے گا۔

ہمیشہ سے سنّت اللہ اسی طرح پر چلی آئی ہے۔ جب بنی اسرائیل نے خدا تعالےٰ کی نافرمانی اختیار کی اور اس نے گناہ کیا۔ خدا تعالیٰ نے اس قوم کو ہلاک کیا۔ حالانکہ حضرت موسیٰ علیہ السّلام پیغمبر اُن میں موجود تھے۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ گناہ سے سخت بیزار اور متنفر ہے۔ وہ کبھی پسند نہیں کرسکتا کہ ایک شخص بغاوت کرے اور اس کو سزا نہ دی جاوے۔

یہ بات بھی خوب یاد رکھو کہ گنہگار خدا تعالیٰ پر ایمان اور یقین نہیں رکھتا۔ اگر ایمان رکھتا تو ہرگز گناہ کرنے کی جراُت نہ کرتا۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صہ ۱۸۹، ۱۹۰)

خُدا تعالیٰ اَنہونی باتوں کو ممکن بنا سکتا ہے

ارشادات سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو

"وہ عظیم اللہ ہمارے بچوں سے ذاتی تعلق رکھتا ہے۔ چھوٹے چھوٹے بچے جن کو ابھی کچھ پتہ بھی نہیں ان کو سچی خوابیں آنے لگ گئیں۔ عظیم باتیں وقت سے پہلے بتادیں اور وقت پر پوری ہوگئیں۔ عظیم طاقتوں والا ہے، انہونی کو پورا کر دیتا ہے انہونی باتوں میں سے چھوٹی سی بات ابھی میں بتادوں بالکل ایک چھوٹی سی ہزاروں میں سے۔ ابھی اس سفر میں ایک احمدی دوست تھے نئی شادی ہوئی تھی بچہ ہونے والا تھا۔ انہوں نے مجھ سے پوچھا میں نے لڑکے کا نام رکھ دیا (ویسے ہی رکھ دیا لڑکے کا نام) کہنے لگے اگر لڑکی ہوئی میں نے کہا میں ایک نام رکھ چکا ہوں۔ لڑکی ہوئی تو آپ رکھ لینا۔ پیدائش سے دو ماہ پہلے لنڈن کی لیڈی ڈاکٹرز نے اس کو کہا کہ تیری بیوی کے پیٹ میں لڑکی ہے اب اس لئے انہوں نے ٹیسٹ ویسٹ نکالے ہیں پتہ لگ جاتا ہے وہ دعویٰ کرتے ہیں پتہ لگ جاتا ہے بچہ۔ بچی کا۔ اس کے دوستوں نے کہا کہ اب تو بڑی پکی بات ہوگئی۔ تم حضرت صاحب سے کہو کہ نام بدلیں لڑکے کی بجائے لڑکی۔ اس نے کہا نہیں۔ میں نے تو نہیں کہنا۔ جو رکھ دیا بس رکھ دیا اور دو مہینے لیڈی ڈاکٹرز اپنے پیشے اور مہارت اور تجربے کے گھمنڈ پر اور نئی تحقیق کی وجہ سے کہتی رہیں کہ اس کے پیٹ میں لڑکی ہے اور میں ابھی وہیں تھا اس کے بچہ پیدا ہوا اور وہ لڑکا تھا۔ خدا تعالےٰ تو پیدائش سے پانچ گھنٹے پہلے بھی لڑکی کو لڑکا بنا سکتا ہے اور دلیل اس کی یہ ہے کہ پیدائش کے بعد بھی بہت سارے لڑکے لڑکیاں اور لڑکیاں لڑکے بن جاتے ہیں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۴، نومبر ۱۹۸۰ء)

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ ——— مینیجر

○ محترم میاں عبدالرحیم احمد صاحب سابق وکیل الدیوان تحریک جدید کچھ عرصہ قبل بغرض علاج امریکہ تشریف لے گئے تھے ان کی بیگم محترمہ صاحبزادی امتہ الرشید صاحبہ بھی ہمراہ ہیں۔ مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب مربی انچارج امریکہ نے اطلاع دی ہے کہ گذشتہ ہفتہ محترم میاں صاحب موصوف کا وطن واپسی کا پروگرام تھا مگر صحت کی کمزوری اور علالت کے باعث روانہ نہیں ہو سکے۔

قارئین الفضل کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ محترم میاں صاحب کی صحت کاملہ۔ درازیٔ عمر اور بخیریت وطن واپسی کے لئے دُعا کریں۔

○ محترمہ مریم صدیقہ صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری نور احمد صاحب ناصر ساکن نمبر ۱۳ دارالشکور سنت نگر لاہور ۲۸ فروری ۱۹۹۰ء کو دل کا دورہ پڑنے سے انتقال کر گئیں۔ جنازہ لاہور سے ربوہ لایا گیا۔ نماز جنازہ عصر کے بعد مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے پڑھائی۔ تدفین بہشتی مقبرہ کے قطعہ نمبر ۹ میں عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے دُعا کرائی۔ موصوفہ نے اپنے پیچھے تین سوگوار بچے منصور احمد طالب علم ایم ایس سی منور احمد طالب علم ایف ایس سی اور سرور احمد مظفر طالب علم جامعہ احمدیہ چھوڑے ہیں۔

احباب سے موصوفہ کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ضروری اعلان

انگریزی زبان کے صحیح تلفظ کی ادائیگی میں دلچسپی رکھنے والے طلباء مکرم سیّد قمر سلیمان احمد صاحب مہتمم امور طلباء مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان سے رابطہ کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی ۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ
پچاس پیسے

۷، امان ۱۳۶۹ ہش ۷، مارچ ۱۹۹۰ء

تربیت کا ایک اور گُر

آپ کے گھر مہمان آئے۔ ان کے ساتھ چھوٹے چھوٹے بچے بھی ہیں۔ اپنی فطرت کے مطابق بچے کمروں میں اِدھر اُدھر گھومتے پھرتے ہیں اور چھوٹی چھوٹی چیزوں کو اُٹھا لیتے ہیں۔ اُلٹ پلٹ کر دیکھتے ہیں۔ کسی چیز کو گرا بھی دیتے ہیں اور شائد کوئی چیز ٹوٹ بھی جاتی ہے۔ آپ یہ سب کچھ دیکھتے ہیں اور صرف اتنا کہتے ہیں "بیٹا سنبھل کر۔ آپ کے چوٹ نہ لگ جائے۔ کوئی چیز ٹوٹ نہ جائے"! آپ ان پر غصہ کا اظہار نہیں کرتے، جس طرح آپ بعض اوقات اپنے بچوں پر کرتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ وہ آپ کے مہمان ہیں۔ اور مہمان کے اکرام کے طور پر آپ ان بچوں کے والدین کے سامنے اور ویسے بھی۔ ان پر غصہ نہیں ہونا چاہتے۔

اور اگر آپ کے گھر میں خُدا کا مہمان ہو۔ تو پھر تو بات ہی کیا ہے۔ آپ اسے نہائت پیار سے رکھیں گے۔ ہر بات سوچ سمجھ کر کہیں گے۔ ہر بات میں ملائمت ہوگی، تاکہ اس کا دِل نہ دُکھے۔ بات کہہ بھی دی جائے۔ اور وہ بُرا بھی نہ مانے۔ سیّدنا حضرت امام جماعت نے فرمایا ہے کہ وقف نَو کے تحت جو بچے وقف کئے جاتے ہیں انہیں اپنے گھر میں خدا کا مہمان سمجھیں۔ یہ فقرہ سُن کر اور پڑھ کر ہمیں محسوس ہُوا کہ حقیقت میں بچوں کی صحیح رنگ میں تربیت کا طریق یہ ہے کہ ان کو اپنے گھر میں خدا کا مہمان سمجھیں۔ بچوں سے جتنا اچھا سلوک کیا جائے اتنا ہی وہ بات سمجھ جاتے اور مانتے ہیں۔ ان میں غصہ اور احتجاج نہیں پیدا ہوتا انہیں ٹھنڈے دماغ سے سوچنے کا موقعہ ملتا ہے۔

پس حضور کے اس ارشاد کو مشعلِ راہ بنا کر ہمیں چاہیئے کہ وقف نَو کے بچوں (اور دوسرے بچوں کو بھی) اپنے گھر میں خدا کا مہمان سمجھیں اور ان کا احترام کرتے ہوئے۔ ان کا پوری طرح خیال رکھتے ہوئے ان کی تربیت کریں۔ انہیں سمجھائیں بجھائیں لیکن ملائمت سے، پیار سے۔ لگن سے اور ان کے درخشندہ مستقبل کو سامنے رکھتے ہوئے۔

قتل و غارت کا دَور دَورہ ہے
لوگ زِندہ بھی تو جلائے ہیں
کیا یہ سب کچھ کسی کی شہ پر ہے
یا فقط شیطنت کے سائے ہیں

ابوالاقبال

دیکھا نہیں وہ آدمی تنہا کہوں جسے
وہ آج تک ملا نہیں اپنا کہوں جسے

صَدیوں سے انتظار تھا اُس ایک شخص کا
"آئے ہو کتنی دیر سے" اتنا کہوں جسے

نظریں ترس گئی ہیں تہہِ عکسِ آبشار
دیکھا نہیں ہے پانی کا قطرہ کہوں جسے

ہوں ایک شاخِ بے ثمر تیرے وجود کی
تیری ہی چھاؤں تیرا ہی سایا کہوں جسے

کون و مکاں میں موجزن ہے تیری آگہی
وہ لمحہ آ بھی جائے کہ تیرا کہوں جسے

دریا ہوں، موج بن کے رواں ہوں تری طرف
اُس پار کوئی گھر بھی ہو اپنا کہوں جسے

"افسونِ انتظار" تمنّا کا نام ہے
دشتِ طلب میں آرزو گویا کہوں جسے

غالب احمد

توسیع اشاعت

مندرجہ ذیل احباب و خواتین نے الفضل کی توسیع اشاعت کے لئے رقوم بھجوائی ہیں۔ قارئین دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضلوں سے نوازے۔

۱۔	مکرم قاضی عبدالسلام بھٹی صاحب ۱۰/۳، دارالصدر شمالی ربوہ	۱۲۰۰/- روپے
۲۔	مکرم میاں نسیم احمد صاحب طاہر دارالنصر غربی ربوہ	۴۰۰/- "
۳۔	محترمہ جمیلہ فردوس صاحبہ زوجہ مکرم ڈاکٹر منور اقبال صاحب رحمان کالونی ربوہ	۱۰۰/- "
۴۔	محترمہ شمسہ مشتاق صاحبہ دارالنصر غربی ربوہ	۱۰۰/- "
۵۔	محترمہ عظمیٰ نصیر صاحبہ اہلیہ ملک نصیر احمد صاحب دارالرحمت ربوہ	۲۰/- "
۶۔	مکرم چوہدری ریاض الدین صاحب سول لائن ساہیوال	۱۰۰/- "
۷۔	محترمہ والدہ راجہ ناصر احمد صاحب دارالرحمت غربی ربوہ	۱۰۰/- "
۸۔	محترمہ ڈاکٹر ثمین احمد صاحبہ بنت کرنل عطاء اللہ صاحب ۱۸/E گلبرگ لاہور	۵۰۰/- "
۹۔	محترمہ ممتاز فقیر اللہ صاحبہ اسلام آباد	۱۰۰/- "
۱۰۔	محترمہ سلمیٰ خورشید صاحبہ بنت حکیم خورشید احمد صاحب ناصر آباد	۲۵/- "
۱۱۔	محترمہ رابعہ زاہدہ صاحبہ بنت مکرم عبدالرحمٰن صاحب شاکر	۵۰/- "
۱۲۔	مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب چک ۳۸ جنوبی سرگودھا	۴۰/- "

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علمی مسائل

حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو)

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے فدائیت

اس بات کی طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے کہ غلاموں کی نسبت یہ کہا جاتا ہے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن سکھایا کرتے تھے۔ وہ تو رات اور دن دینِ اسلام کی خاطر تکلیفیں اٹھاتے رہے بلکہ ان میں سے کئی کفار کے مظالم سہتے سہتے شہید ہو گئے پھر ان کی نسبت یہ کیونکر تصور کیا جا سکتا ہے کہ وہ خود قرآن بنا بنا کر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا کرتے تھے۔ جو لوگ خود ایک جھوٹی تعلیم بنا کر پیش کرتے ہوں کیا وہ اس مفتریانہ کلام کی خاطر اسقدر قربانیاں کر سکتے ہیں جس قدر صحابہ رضی اللہ عنہم اور صحابیات رضی اللہ عنہا نے کیں۔ پس یہ کتنا بڑا ظلم ہے کہ جن غلاموں نے اپنے خونوں سے اسلام کے درخت کی آبیاری کی انہیں پر کفار یہ اعتراض کرتے ہیں کہ انہوں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن بنا کر دیا۔ ان غلاموں نے اسلام کی خاطر جو جو تکالیف اٹھائیں ان کا تصور کر کے بھی رونا آتا ہے۔ عرب میں غلاموں کو کوئی پوزیشن حاصل نہیں تھی۔ کوئی شہری حقوق انہیں حاصل نہیں تھے۔ آقا ان کو مار ڈالتے تو ان کو کوئی پوچھنے والا نہیں تھا کیونکہ وہ اپنے آقاؤں کی ملکیت سمجھے جاتے تھے۔ اس وقت کوئی قانون نہیں تھا جو ان کی حفاظت کر سکتا۔ جب بعض غلام رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے تو تپتی ریتوں پر انہیں لٹایا جاتا۔ ان کو پتھروں پر گھسیٹا جاتا۔ یہاں تک کہ ان کے جسم چھل جاتے اور وہ شدید زخمی ہو جاتے۔ جب کچھ عرصہ کے بعد ان کے زخم مندمل ہو جاتے پھر دوبارہ ان کو پتھروں پر گھسیٹتے اور یہ سلوک ان سے متواتر جاری رکھا جاتا۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے متعلق تاریخوں میں آتا ہے کہ آپ کا آقا آپ کو پیٹھ کے بل لٹا کر جوتیوں سمیت آپ کے سینے پر کودا کرتا اور کہتا کہو خدا کے سوا اور بھی بہت سے خدا ہیں اور اس پر بار بار اصرار کرتا۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ حبشی تھے اور اس وجہ سے عربی اچھی طرح بول نہیں سکتے تھے۔ جب کفار زیادہ ظلم کرتے اور اصرار کرتے کہ آپ توحید کے خلاف کوئی بات کہیں تو آپ بڑے جوش سے کہتے اَحد اَحد۔ خدا ایک ہی ہے۔ خدا ایک ہی ہے۔ اس پر کفار ان پر اور بھی مظالم کرنے لگ جاتے۔ خباب بن الارت بھی ایک غلام تھے جو آہن گری کا کام کیا کرتے تھے۔ وہ نہایت ابتدائی ایام میں آپ پر ایمان لائے لوگ انہیں سخت تکالیف دیتے تھے۔ حتیٰ کہ انہی کی بھٹی کے کوئلے نکال کر ان پر انہیں لٹا دیتے اور اوپر سے چھاتی پر پتھر رکھ دیتے۔ تاکہ آپ کمر نہ ہلا سکیں۔ ان کی مزدوری کا روپیہ جن لوگوں کے ذمہ تھا وہ روپیہ ادا کرنے سے منکر ہو گئے مگر باوجود ان جانی و مالی نقصانوں کے وہ ایک منٹ کے لئے بھی متذبذب نہ ہوئے اور ایمان پر ثابت قدم رہے۔ آپ کی پیٹھ کے نشان آخر عمر تک قائم رہے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ایام میں انہوں نے اپنے گذشتہ مصائب کا ذکر کیا تو انہوں نے اسے پیٹھ دکھانے کو کہا۔ جب انہوں نے اپنی پیٹھ پر سے کپڑا اٹھایا تو تمام پیٹھ پر ایسے سفید داغ تھے جیسا کہ برص کے داغ ہوتے ہیں۔

حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا ایک لونڈی تھیں۔ ابوجہل ان کو سخت دکھ دیا کرتا تھا تاکہ وہ ایمان چھوڑ دیں۔ لیکن جب ان کے پائے ثبات میں لغزش پیدا نہ ہوئی تو ایک دن ناراض ہو کر ابوجہل نے ان کی شرمگاہ میں نیزہ مارا اور انہیں شہید کر دیا۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ جو سمیہ رضی اللہ عنہا کے بیٹے تھے انہیں بھی تپتی ریت پر لٹایا جاتا اور انہیں سخت دکھ دیا جاتا۔

ایک غلام صہیب رضی اللہ عنہ تھے جو روم سے پکڑے ہوئے آئے تھے۔ یہ عبداللہ بن جدعان کے غلام تھے جنہوں نے ان کو آزاد کر دیا تھا۔ یہ بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے اور آپ کے لئے انہوں نے کئی قسم کی تکالیف اٹھائیں۔

پھر ابو فکیہہ ایک غلام تھے وہ بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ابتدائی ایام میں ایمان لائے۔ انہیں بھی گرم ریت پر لٹایا جاتا۔ ایک دفعہ رسی باندھ کر انہیں کھینچے جا رہا تھا کہ پاس سے کوئی جانور گذرا ان کے آقا نے ان کی طرف اشارہ کر کے انہیں کہا یہ تمہارا خدا جا رہا ہے انہوں نے کہا میرا اور تمہارا خدا ایک ہی ہے۔ اس پر اس ظالم نے ان کا گلا گھونٹا۔ اور پھر ایک بھاری پتھر ان کے سینے پر رکھ دیا۔ جس سے ان کی زبان باہر نکل آئی۔ اور وہ بے ہوش ہو گئے۔ لوگوں نے سمجھا کہ وہ مر گئے ہیں۔ اور وہ انہیں چھوڑ کر چلے گئے۔ آخر بہت دیر کے بعد انہیں ہوش آئی۔

حضرت لبینہ رضی اللہ عنہا ایک لونڈی تھیں وہ بھی نہایت ابتدائی ایام میں اسلام لائیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے اسلام لانے سے پہلے انہیں اسلام کی وجہ سے بڑی تکالیف دیا کرتے تھے۔ مگر وہ بڑی مضبوطی سے اپنے ایمان پر قائم رہیں۔

زنیرہ رضی اللہ عنہا بھی ایک لونڈی تھیں اور ابتدائی ایام میں ہی ایمان لائی تھیں۔ ابوجہل نے مار مار کر ان کی آنکھیں پھوڑ دیں۔ مگر انہوں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت سے انکار نہ کیا۔ ابوجہل انہیں دیکھ کر غصے سے کہا کرتا تھا کہ کیا ہم اتنے حقیر ہو گئے ہیں کہ زنیرہ نے تو سچا دین مان لیا اور ہم نے نہ مانا؟

اسی طرح نہدیہؓ اور ام عبیس رضی اللہ عنہا دو کنیزیں تھیں جو مکی زندگی میں اسلام لائیں اور دونوں نے اسلام لانے کی وجہ سے بہت سخت مصائب برداشت کئے۔

حمامہ رضی اللہ عنہا حضرت بلال کی والدہ تھیں۔ یہ بھی اسلام لائیں اور انہوں نے اسلام کی خاطر بڑی تکالیف اٹھائیں۔ پھر بعض غلاموں کو مکہ والوں نے اس طرح بھی قتل کیا کہ ان کی دونوں ٹانگیں دو اونٹوں سے باندھ دیتے اور پھر ان اونٹوں کو مخالف اطراف میں دوڑا دیتے اور وہ کٹ کر ہلاک ہو جاتے۔

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ پر افترا کرنے والے ہوتے اور یہ غلام آپ کو قرآن بنا بنا کر دیا کرتے تو یہ لوگ یقیناً آپکے دشمن ہوتے نہ کہ آپ پر ایمان لا کر آپ کے لئے اپنی جانیں قربان کرتے۔

سب کا احساس

دنیا میں یہ طریق ہے کہ جن لوگوں سے جنگ ہوتی ہے ان کے احساسات کا خیال نہیں رکھا جاتا اور مفتوح اقوام کو ہر طرح دبانے اور ان کے جذبات کے کچلنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان دیکھو۔ مکہ والوں نے آپ پر کس قدر ظلم کئے تھے۔ متواتر ۱۳ سال مکہ والے آپ پر اور آپ کے ساتھیوں پر مظالم کرتے رہے۔ عورتوں کی شرمگاہوں میں نیزے مار مار کر ہلاک کیا گیا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کو رسیوں سے باندھ کر انہیں تپتی ریت پر گھسیٹا گیا۔ بھٹیوں سے کوئلے نکال کر ان پر مسلمانوں کو لٹایا گیا۔ بعض مردوں اور عورتوں کی آنکھیں نکال دی گئیں اور یہاں تک ظلم کئے گئے کہ آخر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا وطن چھوڑنا پڑا۔ اور جب مکہ چھوڑ کر آپ مدینہ تشریف لے گئے تو وہاں بھی ان لوگوں نے آپ کو چین نہ لینے دیا۔ اور وہاں کے لوگوں کو آپ کے خلاف اکسایا۔ قیصر اور کسریٰ کی حکومتوں کو اشتعال دلایا مگر جب ایسی قوم کے خلاف آپ دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ چڑھائی کر کے گئے تو مکہ کے قریب پہنچ کر فوج کے ایک حصے کے کمانڈر کی زبان سے یہ فقرہ نکل گیا کہ آج مکہ والوں کی خیر نہیں آج ہم ان کے ظلموں کا ان سے انتقام لیں گے۔ اس پر ابوسفیان نے آگے بڑھ کر شکائت کی کہ اس شخص نے ہمارا دل دکھایا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی وقت اس شخص کو بلوایا اور فرمایا تمہیں معزول کیا جاتا ہے کیونکہ تم نے کفار مکہ کے احساسات کا خیال نہیں رکھا دیکھو ابھی معلوم نہیں کہ مکہ والے کیا رویہ اختیار کریں گے اور لڑائی کا کیا نتیجہ رونما ہوگا۔ مگر مکہ والوں کے ایک ایسے سردار کے کہنے پر جو ساری عمر مسلمانوں سے لڑتا رہا تھا اور کفار کے لشکر کا کمانڈر رہا تھا آپ نے ایک اسلامی کمانڈر کو معزول کر دیا۔ کیا دنیا کی تمام جنگوں کی تاریخ میں کوئی ایک بھی ایسی مثال پیش کی جاسکتی ہے۔ کمانڈر چھوڑ نائیک اور لانس نائیک کی مثال بھی نہیں دکھائی جاسکتی کہ اُسے اس لئے سزا دی گئی ہو کہ اس نے میدان جنگ میں کھڑے ہو کر کہا ہو کہ آج ہم دشمن کی خبر لیں گے۔ اور اسے اپنے کئے کا مزہ چکھائیں گے۔ مغربی تاریخوں میں ایک مشہور شخص ابراہیم لنکن کا ذکر آتا ہے کہ اس کے زمانے میں دو گروہوں میں لڑائی ہوئی ایک کہتا تھا غلامی قائم رہنی چاہیئے

باقی ص ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات
نون سین

روس کا احتجاج

گذشتہ جمعے کے روز روس نے اقوام متحدہ سے کہا ہے کہ وہ اسرائیل کے ان اقدامات پر بحث کرے جو عالمی قوانین کے خلاف ہیں اور جن کی بنیاد پر وہ روس سے آنے والے یہودیوں کو مقبوضہ علاقوں میں بسانے کا ارادہ رکھتا ہے۔ اسرائیلی وزیراعظم ایزک شمیر نے یہ بات گذشتہ ماہ کہی تھی۔ اب روس نے پہلی دفعہ اس کے خلاف اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے اور کہا ہے کہ اس بات کی فوری ضرورت ہے کہ اقوام متحدہ کی سکیورٹی کونسل اس طرف توجہ دے۔ پندرہ جنوری کو اسرائیل کے وزیراعظم مسٹر شمیر نے کہا تھا کہ عظیم تر اسرائیل کے لئے اس بات کی ضرورت ہے کہ وہ روس سے آنے والے ایک لاکھ یہودیوں کو اپنے آپ میں جذب کرے۔ جنوری ۳۰ر کو شمیر نے اس بات کی تردید کی کہ وہ مقبوضہ علاقوں میں روس سے آنے والے یہودیوں کو آباد کرنا چاہتے ہیں اور اس نے کہا کہ یہ تو ایک مصنوعی طوفان ہے جو اٹھایا جارہا ہے ماسکو میں روس کی تاس خبر رساں ایجنسی نے کہا ہے کہ اقوام متحدہ نے اسرائیل کی اس بات میں مذمت کی ہے کہ وہ روسی یہودیوں کو مقبوضہ علاقوں میں بسانا چاہتا ہے۔ یہ عمل ۱۹۴۹ء کے جنیوا کنونشن کی خلاف ورزی ہے حالانکہ اس پر اسرائیل کے بھی دستخط ہیں۔

روس نے تل ابیب کی توجہ اس طرف دلائی ہے کہ وہ ایسی باتوں سے گریز کرے جو عملی طور پر اور انتظامی طور پر بھی اسرائیل کے نقشے یا مقبوضہ علاقوں کی موجودہ کیفیات کے خلاف ہوں۔ یہ دیکھتے ہوئے کہ مسٹر شمیر کے بیان کی عالمی سطح پر مخالفت کی گئی ہے روس نے کہا ہے کہ اگر اسرائیل اپنی سکیم سے باز نہ آیا تو مشرقِ وسطیٰ میں حالات اور بھی زیادہ خراب ہو جائیں گے خاص طور پر مقبوضہ علاقوں میں جہاں زندگی پہلے ہی خطرات سے دوچار ہے اسرائیل کی یہ پالیسی مشرقِ وسطیٰ میں قیامِ امن کی راہ میں خاصی بڑی روک ثابت ہوسکتی ہے جاپان نے سبھی اسرائیل کے اس ارادے کی مذمت کی ہے۔

سیموئیل نجومو

شانی شوتا سیموئیل نجومو جنہیں حال ہی میں نمیبیا کا صدر چنا گیا ہے۔ ۱۲ مئی ۱۹۲۹ء کو انگولا کی سرحد کے قریب نمیبیا میں ویمبولینڈ کے ایک معمولی سے گاؤں میں پیدا ہوئے پہلے خاصے متشدد مارکسٹ تھے یعنی کمیونسٹ اور اپنے ملک کے گوریلا دستوں کے سربراہ تھے لیکن آہستہ آہستہ ان میں تبدیلی آئی اور اب وہ ایک نارمل سیاستدان ہیں۔ اس بات نے ان کے مخالفین اور متنقدین کو خاص طور پر حیران کیا ہے گذشتہ ۳۰ سال سے وہ بیرونی ممالک میں قیام پذیر تھے۔ زیادہ تر غانا، زیمبیا اور تنزانیہ میں رہے لیکن روس اور سکینڈے نیوین ممالک اور ان کے علاوہ بعض دوسرے علاقوں میں بھی گھومتے پھرتے رہے۔

مارچ کی ۲۱ تاریخ کو جب جنوبی افریقہ کا جھنڈا نمیبیا سے اتارا جائے گا اور آزاد نمیبیا کا جھنڈا لہرایا جائے گا صدارت کا عہدہ سنبھالیں گے۔ یہ بات ان کی بھرپور صلاحیتوں پر دلالت کرتی ہے کہ تیس سال ملک سے باہر رہنے کے باوجود یہ سواپو کے صدر رہے ہیں۔ سواپو کا پورا نام ساؤتھ ویسٹ افریقہ پیپلز آرگنائزیشن ہے۔ گذشتہ نومبر میں بیرون سے واپس آکر نجومو نے انتخابات میں حصہ لیا جس کے نتیجے میں یہ صدر منتخب ہوئے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ۱۹۵۰ء میں جب انہوں نے اوویمبو کی کیپ ٹاؤن ایک میٹنگ میں حصہ لیا جو ایک حجام کی دوکان میں منعقد کی گئی تھی جس کا مقصد جنوبی افریقہ کے نسل پرستی کے عائد کردہ قوانین کے خلاف احتجاج کرنا تھا تو ان میں سیاسی رجحان پیدا ہوا۔ ۱۹۵۷ء میں انہوں نے ریمبولینڈ پیپلز کانگریس قائم کی جس کا مقصد یہ تھا کہ سیاہ فام مزدوروں کے متعلق جو اس قسم کا قانون بنایا گیا ہے کہ وہ سینکڑوں میل دور اپنے سفید آقاؤں کی خدمت میں جا کر کام کیا کریں۔ اسکے خلاف احتجاج کرنا تھا اسوقت یہ ریلوے سے ملازم تھے۔ چنانچہ اس احتجاج کی وجہ سے انہیں ملازمت سے فارغ کر دیا گیا اور وہ والیس ونڈھوک آگئے اور یہاں آنے کے بعد وہ اپنے احتجاجی خیالات کی وجہ سے خاصے معروف ہو گئے۔ یہاں آکر جب انہوں نے مظاہرے کئے تو دسمبر ۱۹۵۹ء میں ایک مظاہرے میں تشدد کے نتیجے میں تیرہ سیاہ فام مظاہرین مارے گئے اور نجومو کو گرفتار کر لیا گیا۔ لیکن جب انکی ضمانت ہو گئی تو اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے وہ ۱۹۶۰ء میں اپنے ملک سے فرار ہو گئے ان کا یہ فرار ان کے لئے ایک لمبے عرصے تک ملک سے غیر حاضری کا باعث بنا۔ جونہی نجومو ملک سے فرار ہوئے سواپو قائم کی گئی۔ سواپو نے یہ تہیہ کیا کہ وہ امن پسند رہے گی اور بغیر کسی تشدد کے جنوبی افریقہ کے حکمرانوں پر دباؤ ڈالے گی۔ سواپو نے نجومو کو اپنا صدر منتخب کر لیا۔ اور پھر اب تک اس کے صدر ہیں۔ نومبر میں ملک میں واپس آکر سواپو کی صدارت ہی میں انہوں نے انتخابات لڑے اور جیت جانے کے بعد ملک کے صدر منتخب کر لئے گئے۔ ۱۹۶۶ء میں سواپو نے اپنے اندر ایک زبردست تبدیلی پیدا کی اور جنوبی افریقہ کی حکومت کا مطالبہ کرنے کیلئے انہوں نے ایک جنگلی جنگ شروع کر دی۔ یہ اسلئے کیا گیا کہ ساؤتھ افریقہ نے اقوام متحدہ کے اس ریزولیوشن کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا کہ وہ نمیبیا کو آزاد کر دے۔ ۲۳ سال تک جنگلی گوریلا مہم کے دوران سواپو کے ہزاروں مجاہدین نے اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا۔ نجومو کی کوششوں سے اقوام متحدہ نے سواپو کو اپنے اجلاسوں میں آبزرور کی حیثیت دے دی اور یہ کہا جاسکتا ہے کہ نجومو کی یہ ایک بہت بڑی کامیابی تھی۔ اقوامِ متحدہ نے سواپو کو نمیبیا کی ایک نمائندہ سیاسی جماعت تسلیم کر لیا۔ ۱۹۸۸ء میں جنوبی افریقہ، کیوبا، اور انگولا نے ایک ایسے معاہدے پر دستخط کئے جسے خاموشی سے سواپو نے بھی تسلیم کر لیا اور جسکی وجہ سے نمیبیا کی آزادی ممکن ہو سکی۔ معاہدہ یہ تھا کہ اقوامِ متحدہ کی نگرانی میں نمیبیا میں آزادانہ انتخابات کروانے کی شرط پر انگولا سے کیوبا کے ۵۰ ہزار فوجی واپس چلے جائیں۔ نجومو شادی شدہ ہیں ان کے تین بیٹے ہیں اور ایک بیٹی۔ صدارت کے فیصلے کے ساتھ ہی وزیراعظم کا فیصلہ بھی کر لیا گیا ہے۔ چنانچہ ھیج گن گوب کو وزیرِاعظم مقرر کیا گیا ہے اگرچہ آزادی کی تقریب تو ۲۰ مارچ کے لئے مقرر کی گئی تھی۔ لیکن ماہرین نے بتایا کہ دیگر ممالک کے سربراہ اس تقریب میں شمولیت صرف اسی صورت میں کر سکتے ہیں کہ کوئی ایسا شخص انہیں بلائے جو انکے عہدوں کے برابر ہو۔ یعنی جب تک نجومو صدارت کا عہدہ باقاعدہ طور پر سنبھال نہیں لیتے اس وقت تک ان کی طرف سے جاری کردہ دعوت نامے قبول نہیں کئے جائیں گے۔ چنانچہ تقریب کی تاریخ ۲۱ کر دی گئی ہے۔ جس سے پہلے صدر نجومو صدارت کا عہدہ سنبھال چکے ہونگے۔

تراجم کی طرف توجہ

وفاقی وزیر تعلیم نے پاکستان اکیڈمی آف لیٹرز کو ہدایت کی ہے کہ جو کتابیں مسودات کی صورت میں ہیں ان کو جلد شائع کیا جائے اس پروگرام میں زندہ مصنف اور وہ جو فوت ہو چکے ہیں شامل ہیں۔ ایک پریس نوٹ کے مطابق جو اسلام آباد میں گذشتہ منگل کے روز شائع کیا گیا ہے وزیر موصوف نے کہا ہے کہ اکیڈمی کے پروگرام کو نہایت احتیاط کے ساتھ ترتیب دیا جائے اور اس پروگرام میں ترجمے کے کام کو خصوصی اہمیت ملنی چاہیئے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ پاکستانی دانشوروں کی کتب کو بیرون ممالک میں متعارف کروایا جانا چاہیئے اسی طرح پاکستانی ادب میں بیرونی ممالک کے تراجم شامل کئے جانے چاہئیں وزیر موصوف نے اکیڈمی کی انتظامیہ کو یہ بھی ہدایت کی ہے کہ پاکستانی شعراء اور مصنفین کے لئے ایسے پروگرام بنائے جائیں کہ وہ دوسرے ممالک کے شعراء اور ادیبوں کے ساتھ رابطہ پیدا کر سکیں فوری طور پر انہوں نے چنے جانے والے ادیبوں کی تعداد پانچ سے بڑھا کر آٹھ کر دی ہے۔ تاکہ زیادہ ادیب عالمی سطح پر سامنے آسکیں۔ وزیر موصوف نے دانشوروں اور ادیبوں کے مزاروں کی طرف بھی توجہ دینے کے لئے ہدایات جاری کی ہیں فوری طور پر جن شعراء اور ادیبوں کے مزار بہتر بنائے جائیں گے ان میں حفیظ جالندھری جوش ملیح آبادی، پیر حسام الدین راشدی سمندر خان سمندر، جواں سال نگتی اور استاد دامن ہیں وزیر موصوف نے اپنی سرکردگی میں ایک کمیٹی کے قیام کا اعلان کیا ہے جو وفات یافتہ ادیبوں اور شعراء کے خاندانوں کے نمائندوں اور چاروں صوبوں کے دانشوروں پر مشتمل ہوگی۔ یہ کمیٹی اشاعت کا کام اور مزاروں کی مرمت کروائے گی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف

رسالہ :- خدیجہ

پبلشر :- لجنہ اماء اللہ - مغربی جرمنی

احمدیہ جماعت کے کرنے کے کام تو کئی ہیں اور کسی کام کی اہمیت کو کسی دوسرے کام کی اہمیت سے کم تر قرار نہیں دیا جاسکتا لیکن اس کے باوجود تحریر ایک ایسا کام ہے جو باقی تمام کاموں کی اہمیت کو مجتمع کر دیا جائے تو اس کام کی اہمیت اس کے برابر بلکہ اس سے بھی بڑھ کر ہوگی اس لئے کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سلطان القلم تھے اور ساری عمر حضور اقدس نے تحریر سے کام لیا۔ ۸۰ سے زیادہ کتب تصنیف فرمائیں یہ وہ روحانی خزائن تھے جو حضور نے دنیا کو پیش کئے - اور اس میں کیا شک ہے کہ یہ تحریریں۔ یہ روحانی خزائن - قیامت تک ہمارے اور ہماری نسلوں کے کام آتی رہیں گی تحریر، یوں بھی کہا جاتا ہے، کہ انسانی زندگی کی توسیع ہے۔ نہ صرف ایک انسان کی زندگی کی توسیع بلکہ جماعتی طور پر بھی جماعت کے پھیلاؤ اور اس کی قبولیت عامہ میں انتہائی ممد ثابت ہوتی ہے۔ ہم جب کسی احمدی فرد کو یا احمدیہ جماعت کو کوئی اخبار یا رسالہ شائع کرتے دیکھتے ہیں تو ہماری خوشی کی حد نہیں رہتی ہمیں یہ بات بہت اچھی لگتی ہے اور ہمارے دل سے دعا نکلتی ہے کہ اے ہمارے خدا تو اس تحریر پیش کرنے والے فرد یا جماعت کو اپنی برکتوں سے نواز اور اس تحریر کو دنیا کیلئے نافع الناس بنا۔

اس وقت ہمارے سامنے لجنہ اماء اللہ مغربی جرمنی کا ترجمان رسالہ "خدیجہ" ہے یہ رسالہ حال ہی میں شائع ہونا شروع ہوا ہے۔ فی الحال تو سہ ماہی ہے لیکن امید ہے کہ حالات جلد ہی اسے ماہوار شائع کرنے کی طرف توجہ دلا دیں گے۔ اس کے تعارف کے لئے ہم سب سے پہلے اداریے کی چند سطریں آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔ مدیرہ، اور وہ ہیں عطیہ مقصود الحق، لکھتی ہیں۔

"مغربی جرمنی میں لجنہ اماء اللہ کے روز افزوں پھیلاؤ اور وسعت سے عائد ہونے والی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے نیز خواتین کے ساتھ رابطہ، ان کی تعلیم و تربیت، دین حق میں عورت کے معزز مقام اور مغربی معاشرے میں خواتین کو ان کے کردار سے روشناس کرانے کی ضرورت روز بروز بڑھتی چلی جارہی تھی۔ اور اس بات کی شدت سے ضرورت محسوس ہو رہی تھی کہ خواتین کے لئے ایک علیحدہ رسالے کا اجراء کیا جائے جو مذکورہ بالا مقاصد کے حصول میں ممد و معاون ہو۔ چنانچہ نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ مغربی جرمنی کے اجلاسات میں خواتین کے ترجمان رسالے کی اشاعت کی ضرورت کا احساس بڑھا اور بات امیر صاحب 'جرمنی' تک جا پہنچی - امیر صاحب تو گویا پہلے ہی سے تیار بیٹھے تھے۔ انہوں نے نہ صرف حوصلہ افزائی فرمائی بلکہ کہا کہ نہ صرف اردو بلکہ جرمن میں بھی رسالے کا اجراء ہونا چاہیئے۔ جرمن میں رسالے کا اجراء پہلے ہی ہو چکا ہے اب اس کا اردو حصہ بھی آپ کے ہاتھ میں ہے"

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ کو جب اس رسالے کے اجراء کی اطلاع ملی تو آپ نے فرمایا:

"مجھے خوشی ہوئی ہے کہ آپ کی لجنہ باقاعدگی سے ایک رسالہ جاری کر رہی ہے۔ خدا کرے باقاعدگی سے یہ رسالہ جاری رہے ہمتیں دلچسپی لیں۔ مالی لحاظ سے بھی اور قلمی لحاظ سے بھی۔ اللہ تعالیٰ نے (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو) سلطان القلم کا خطاب دیا ہے اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ اس زمانے کی (کوشش) قلمی ہوگی۔ دلوں کو دلائل کے ساتھ فتح کیا جائے گا۔ اس لئے ہمارا بھی فرض ہے کہ دین کی اشاعت میں قلم کو استعمال کریں۔ اس کے ذریعے دین حق کی صداقت اور حقانیت کو دنیا کے سامنے ثابت کریں"

جرمنی کی خواتین کو اس رسالے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آپ نے فرمایا

"وہاں رہنے والی خواتین کا فرض ہے کہ ایک بہن بھی ایسی نہ ہو جو اپنے رسالے کی خریدار نہ ہو۔ کوئی احمدی گھرانہ ایسا نہ ہو جس میں یہ رسالہ نہ آئے۔ خود پڑھیں۔ بچوں کو پڑھائیں اور ملنے جلنے والی خواتین کو پڑھا کر اسے دعوت الی اللہ کا ذریعہ بنائیں۔ یہ بھی یاد رکھیں کہ اگر آپ کا نمونہ ویسا نہ ہوا جس کی تعلیم آپ رسالے میں دیں گی تو آپ کی دعوت الی اللہ کا اثر بھی نہیں ہوگا۔ پس مبارک ہو آپ کو اور آپ کی لجنہ کو کہ وہ اپنی ترقی کی منزل کی طرف ایک اور قدم اٹھا رہی ہیں میری دعا ہے کہ یہ قدم بہت مبارک ہو۔ آپ کا رسالہ اپنی پوری شان سے نکلتا رہے۔ اور اس مقصد کو پورا کرتا رہے۔ جو اس رسالے کے شائع کرنے کا ہے"

اسی طرح محترمہ طاہرہ صدیقہ ناصر صاحبہ اس رسالے کے متعلق فرماتی ہیں

"تاریخ احمدیت کے اس اہم موڑ پر نئی صدی میں خیر اور خوشیوں کے ساتھ داخل ہونا آپ سب کو بھی بہت مبارک ہو۔ یہ وقت نہ صرف تاریخ احمدیت میں اہم ہے بلکہ تاریخ انسانیت میں بھی اہم ہے کیونکہ انسانیت کی بقاء اب صرف احمدیت کے ساتھ ہی وابستہ ہے۔ میرے پاس آپ کے لئے کوئی نیا پیغام تو نہیں ہے ہاں یہ ضرور ہے کہ اسی ایک پیغام کو ہم سب نے آگے سے آگے دہراتے چلے جانا ہے اور وہ پیغام توحید خالص کے قیام کا پیغام ہے۔ جو کہ تمام انبیاء اپنے اپنے وقت پر انسانوں کو دیتے رہے —— آپ بھی بدل و جان ہر وہ راہ اختیار کریں جس سے یہ مقصد حاصل ہو سکے۔ اپنے علم کو بڑھائیں۔ اور اپنے عمل کو سچی تعلیم کے مطابق ڈھالیں تا دیکھنے والوں کیلئے آپ کی ذات ہی ایک نشان بن جائے"۔

ایک اور پیغام جو اس رسالہ میں شائع ہوا ہے وہ مغربی جرمنی کے امیر جماعت احمدیہ مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر کا ہے۔ وہ کہتے ہیں۔

"جرمنی کی لجنہ اماء اللہ نے "خدیجہ" کے نام سے اردو اور جرمن زبان میں ایک سہ ماہی رسالہ کے اجراء کا فیصلہ کیا ہے۔ خدا تعالیٰ ان کی اس کوشش میں برکت ڈالے اور اسے احمدی لجنات کیلئے ترقی کا زینہ بنا دے۔ یہ امر بہت خوشکن ہے یہ رسالہ ہماری جماعت کی عورتوں اور بچیوں کے درمیان رابطے کا ذریعہ فراہم کرے گا جس کے نتیجے میں عورتوں کو معاشرہ، گھر، سیاست، اور ملازمت میں درپیش مسائل اور عورت کو دین حق کی طرف سے عطا کردہ عظیم مقام جیسے امور سے آگاہی حاصل ہو سکے گی"

آپ مزید فرماتے ہیں۔

"عورت ہی وہ مرکزی کردار ہے جس پر گھر کو سدھارنے اور اولاد کی بہترین رنگ میں تربیت کا مدار ہے۔ آئندہ نسلوں کی بقا اور ان کی ترقی کا انحصار اولاد کی عمدہ رنگ میں تربیت پر ہے۔ میری یہ دعا ہے کہ جرمنی کی لجنات اپنے اخلاق اور اپنے مثالی نمونہ کے ذریعے دیگر نوع انسانی کیلئے کشش اور تربیت کا ذریعہ بنے"

جہاں تک مضامین کا تعلق ہے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی نماز کے متعلق مختلف تحریروں کو یکجا جمع کیا گیا ہے۔ یہ تحریریں یک سطری ہیں اور اس لئے آسانی سے یاد بھی کی جاسکتی ہیں اور دوسروں کیلئے دہرائی بھی جاسکتی ہیں۔ حضرت امام جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ برطانیہ ۱۹۸۸ء کے دوسرے روز کا خواتین سے خطاب شائع کیا گیا ہے۔ یہ خطاب خلاصے کی صورت میں ہے - حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پر محترمہ صبیحہ مشتاق صاحبہ کا ایک مفصل مضمون ہے جس میں آپ نے مندرجہ ذیل ذیلی عنوانوں کے تحت خیالات کا اظہار کیا ہے۔

آنحضورؐ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو کبھی نہ بھلا سکے۔

آنحضورؐ کا حضرت خدیجہؓ کے ساتھ خلق وفا۔

صابر خاتون۔

خدا کے پیغمبر کی آواز دوسروں تک پہنچانے والی۔

نماز پڑھنے والی خاتون۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مخلص وزیر

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق محترمہ قانتہ شاہدہ صاحبہ ایم۔ اے اہلیہ مکرم و محترم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد کا مضمون بھی تفصیلی ہے اور نہایت مدلل ہے۔

ماؤں کے متعلق اس نظریے کو کہ درحقیقت قوم میں جنت تبھی آتی ہے جب مائیں صحیح تربیت کرنے والی ہوں۔ بعض اقتباسات امام جماعت احمدیہ (الثانی) کے پیش کئے گئے ہیں۔

"عورت کا مقام" کوثر شاہین ملک ایم۔اے، بی ایڈ کا تحریر کردہ ہے۔

تعلیم کا آسان انقلابی طریقہ بھی سکھایا گیا ہے۔

ایک تقریر حضرت مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کی، جو لونا میں سیکشن فرینکفرٹ میں ۲۹ جولائی ۱۹۸۹ء کو کی گئی تھی پیش کی گئی ہے

باقی صفحہ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان

حضرت مولوی غلام نبی صاحب مصری

احمدی بیگم صاحبہ

گذشتہ ماہ الفضل میں مکرمہ استانی بیگم جی صاحبہ کے بارے میں مضمون شائع ہوا تو احساس ہوا کہ بحیثیت ایک شاگرد کے حضرت مولوی غلام نبی صاحب مصری کے بارے میں بھی کچھ تھوڑا سا لکھوں اور جماعت سے ان بزرگوں کے لئے دعا کی درخواست کر کے کچھ حق شاگردی ادا کروں۔

۱۹۳۸ء میں میرے والد صاحب محترم سہارنپور سے ہجرت کر کے قادیان آئے تو حضرت مولوی صاحب سے درخواست کی کہ میری بچی کو قرآن کریم کا ترجمہ پڑھا دیں۔ چونکہ حضرت مولوی صاحب ان دنوں حضرت اقدس کی بعض کتب کا عربی ترجمہ کرنے کی وجہ سے مصروف تھے اس لئے والد صاحب کی درخواست تو آپ نے منظور فرمالی مگر وقت کے بارے میں فرمایا کہ وقت مقرر نہ کر سکوں گا جو وقت ملے گا آ کر پڑھا دیا کروں گا اور یوں آپ کبھی صبح کے وقت کبھی عشاء کے بعد اور کبھی ظہر کے بعد تشریف لا کر پڑھاتے۔ کچھ ہی عرصہ کے بعد میری والدہ محترمہ نے درخواست کی کہ مولوی صاحب تھوڑا تھوڑا کر کے مجھے بھی ناظرہ قرآن کریم پڑھا دیا کریں اور اس طرح والدہ صاحبہ بھی آپ کی شاگردی میں آگئیں۔ میرا باترجمہ اور والدہ صاحبہ کا ناظرہ قرآن کریم مکمل ہوئے تو والدہ صاحبہ نے ایک جوڑا اور اس کے ساتھ بادام اور کچھ نقدی ایک طشت میں رکھ کر بڑے احترام سے پردے کی اوٹ سے پیش کئے تو مولوی صاحب نے پوچھا "یہ کیا ہے" والدہ صاحبہ نے کہا کہ بحیثیت شاگرد خدمت کے طور پر پیش کر رہی ہوں تو حضرت مولوی صاحب جو اکثر اردو میں بات کرتے تھے فوراً پنجابی میں مخاطب ہوئے: نہ بی بی نہ میں اے نئیں لواں گا۔ خدا کہے گا غلام نبیا توں قرآن دا علم ویچدا پھردا سیں"۔ یہ کہہ کر آپ نے مجھے مخاطب فرمایا اور فرمایا کہ "آپ نے جو کچھ پایا ہے اس کو اپنے ہی پاس نہ رکھ چھوڑنا بلکہ اس کو تقسیم کرتی رہنا یہ ہمارے پاس خدا کی امانت ہے جس پر تمام مخلوق کا حق ہے" اور پھر آپ تشریف لے گئے۔ چند روز بعد آپ نے بخاری پڑھانی شروع کی اور اسی طرح تذکرہ اور کچھ اور کتب پڑھائیں بخاری کے اختتام پر آپ نے قلت وقت کی بنا پر مزید وقت نکالنے سے معذرت کی اور اس طرح یہ دور ختم ہو گیا حدیث بخاری ختم ہوئی تو والدہ صاحبہ مٹھائی۔ بادام اور ایک پگڑی لے کر حضرت مولوی صاحب کے گھر گئیں اور محترمہ استانی بیگم جی صاحبہ کو یہ کہہ کر پیش کیں کہ "یہ صرف دعا کی درخواست کے طور پر لائی ہوں"۔ محترمہ استانی جی نے جواباً کہا کہ "رکھ لیتی ہوں مولوی صاحب آئیں گے تو جو کہیں گے آپ کو اطلاع کر دوں گی"۔ اگلے دن مولوی صاحب گھر تشریف لائے اور فرمایا "آپ نے راہ نکال ہی لی۔ دعا تو میں پہلے بھی کرتا تھا اب پابند ہو گیا ہوں"۔ آپ والد صاحب سے اکثر دریافت فرماتے رہتے کہ "بیٹی نے سب کچھ اٹھا کر تو نہیں رکھ دیا اس کو توجہ دلاتے رہا کریں"۔ آج بھی ان بے لوث بے غرض وجودوں کے بارے میں سوچتی ہوں تو احساس ہوتا ہے کہ یہ بزرگ لوگ کس طرح آئندہ نسلوں کی تعلیم و تربیت کا بھرپور انداز میں خیال رکھتے تھے۔ دنیوی لالچ حرص و طمع سے آزاد۔ مالی دشواریوں سے بے فکر۔ سادہ زندگیاں۔ جو میسر ہوا کھا لیا جو میسر ہوا پہن لیا مگر تصنع اور بناوٹ سے دور رہتے ہوئے پاکیزگی اور نفاست ان کا شعار ہوتا۔ صرف ایک دھن تھی کہ دین حق کا پرچار ہو۔ خدا کی رضا حاصل ہو جائے تحصیل علم اور تقسیم علم ان کا شوق۔ عبادت ان کی روح کی غذا۔ خدا کرے کہ ہم سب ان نمونوں سے فائدہ اٹھانے والے ہوں اور آئندہ نسلوں کو اسی طرح فیض پہنچانے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ میرے استاد محترم اور مکرمہ استانی بیگم جی صاحبہ کو اپنے قرب سے نوازے اور ان کے تمام شاگرد، ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق پائیں۔ قرآنی علوم سیکھنے اور سکھانے کے وہی جذبات ہم سب میں پیدا ہوں اور یہ سلسلہ تا قیامت ہم میں جاری رہے۔

کھیل اور کھلاڑی

○ کھیل میں ہار جیت تو ہوتی ہی ہے۔ یہ بھی ہوتا ہے کہ ایک دفعہ بلکہ کئی دفعہ جیتنے والا ہار جائے اور کئی دفعہ ہارنے والا جیت جائے اور یہ بھی ہوتا ہے کہ ملک کی کوئی ایک ٹیم جیت جاتی ہے اور دوسری ہار جاتی ہے یا کوئی ایک مرد کسی ایک مقابلے میں جیت جاتا ہے اور دوسرا کسی اور مقابلے میں ہار جاتا ہے۔ مثلاً اب جہانگیر ویلش کلاسک ٹورنامنٹ جیت گئے ہیں اور اس کے چیمپئن قرار دئیے گئے ہیں۔ وہ برٹش اوپن سکواش کے ۸ دفعہ چیمپئن رہے ہیں جان شیر کے متعلق خیال تو یہ تھا کہ شائد ان کے جیتنے کی باری ہے لیکن وہ سیمی فائنل میں ہار گئے اور جہانگیر فائنل میں پہنچ گئے اور فائنل میں انہوں نے چیمپئن شپ جیت لی۔

○ لاہور میں ورلڈ ہاکی کپ کھیلا جا رہا تھا۔ ۱۲ تاریخ سے ۲۳ تاریخ تک تقریباً ۴۲ میچ کھیلے گئے۔ اگرچہ پاکستان فائنل میں تو پہنچ گیا لیکن ہالینڈ ٹیم سے ہار جانے کی وجہ سے رنراپ رہا۔ اور ہالینڈ کی ٹیم ٹرافی جیت گئی۔

○ عمران خان کو پچیس ہزار ڈالر کی ایک فور وہیل ڈرائیو گاڑی انعام میں ملی ہے اور انہوں نے اپنی ٹیم کے ساتھ مل کر یہ فیصلہ کیا ہے کہ اس گاڑی سے جو رقم وہ حاصل کر سکیں گے وہ کینسر ہسپتال کے لئے خرچ کریں گے۔ کچھ دیر سے عمران خان نے اس بات کا تہیہ کیا ہوا ہے اور کئی دفعہ انہوں نے اظہار بھی کیا ہے۔ کہ وہ پاکستان میں غربا کے لئے آسانیاں پیدا کرنے کی خاطر کینسر کے علاج کے لئے ایک ہسپتال قائم کرنا چاہتے ہیں۔ بہت نیک نیت ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں توفیق دے اور اس کی جزائے خیر بھی عطا کرے۔ ہر وہ مریض جو وہاں علاج کے لئے جائے گا۔ وہ انہیں دعا دے گا۔ اور اس سے بڑی بات کیا ہو سکتی ہے کہ متعدد لوگ کسی شخص کو اس کی نیکی کے صلے میں دعائیں دیں اور دعائیں دیتے ہی چلے جائیں

○ بورڈ آف کنٹرول فار کرکٹ ان پاکستان نے اعلان کیا ہے کہ ۱۹۹۰ء میں پاکستان تین عالمی کرکٹ ٹیموں کی میزبانی کرے گا۔ یہ ٹیمیں نیوزی لینڈ۔ سری لنکا اور ویسٹ انڈیز سے آئیں گی۔ اور ان سب کے کھلاڑی ۲۳ سال کی عمر سے کم ہوں گے۔ بتایا گیا ہے کہ نیوزی لینڈ کی ٹیم اکتوبر نومبر میں پاکستان میں کھیلے گی۔ سری لنکا نومبر دسمبر میں اور انہی ایام میں ویسٹ انڈیز کی ٹیم بھی پاکستان میں آ کر کھیلے گی جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے سب کھلاڑی ۲۳ سال کی عمر سے کم ہوں گے۔

○ پاکستان ہاکی ٹیم کے منیجر اصلاح الدین نے کہا ہے کہ ایئر مارشل فاروق خان کی سربراہی میں ہاکی ٹیم کا مستقبل درخشندہ ہے۔ اور یہ بات بہت ممکن ہے کہ پاکستانی ٹیم اپنا کھویا ہوا اعزاز واپس حاصل کر لے۔ آپ نے ایک انٹرویو میں بتایا (اس وقت آپ کراچی جا رہے تھے) کہ یہ پاکستانی ٹیم کی خوش قسمتی ہے کہ گیارہویں نمبر سے اب وہ دوسرے نمبر پر آگئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر بعض مواقع ضائع نہ کر دیئے جاتے تو ٹیم کی کارکردگی بہت بہتر ہوتی اور نتائج بھی زیادہ اطمینان بخش ہوتے۔ مسٹر اصلاح الدین نے قوم کی دعاؤں کیلئے اور لاہوریوں کی کھیل میں دلچسپی کے لئے سب کا شکریہ ادا کیا۔ آخری میچ کو دیکھنے کیلئے تقریباً ۷۰ ہزار افراد سٹیڈیم میں موجود تھے۔ اصلاح الدین نے پاکستانی پریس کا بھی شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے کھیلنے والوں کی حوصلہ افزائی کی اور جہاں بھی تنقید کا موقعہ ملا مثبت تنقید کر کے ہاکی کھیلنے والوں کی نہایت مفید رنگ میں رہنمائی کی۔ پاکستان ہاکی فیڈریشن نے ورلڈ کپ کھیلنے والی ٹیم کو اگلے مہینے عمرہ کروانے کی پیشکش کی ہے۔ مسٹر اصلاح الدین نے اس بات پر فیڈریشن کا شکریہ ادا کیا ہے۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ وہ ٹیم کے کھیل کے متعلق کیا سمجھتے ہیں تو انہوں نے کہا کہ وہ ٹیم کی کارکردگی سے پوری طرح مطمئن ہیں۔ جب ایمپائرنگ کے متعلق ان سے پوچھا گیا تو اصلاح الدین نے کہا کہ وہ ایمپائر کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس فیصلے کو سمجھ نہیں سکے کہ اس نے عارف بھوپالی کے گول کو گول نہیں مانا۔ وہ E ـ Ruiz ایمپائر کی بھی بعض باتوں پر ناراضگی کا اظہار کرتے ہیں۔ خاص طور پر گائنر واٹرنگز کے تیسرے گول پر۔ انہوں نے ہالینڈ کے کھلاڑی فلورس بورے لینڈر کی خاص طور پر تعریف کی جس نے ۱۷ سال کے بعد ہالینڈ کو چیمپئن ہونے کا اعزاز دلایا۔ اس سے پہلے ۱۹۷۳ء میں ایمسٹرڈیم میں ہالینڈ نے ورلڈ کپ جیتا تھا۔

عمران خان پاکستان کرکٹ کے کیپٹن نے سڈنی میں اخبار نویسوں سے باتیں کرتے ہوئے کہا کہ گذشتہ دس سال کے عرصے میں پاکستانی کرکٹ کی اہلیت کم از کم ہوتی گئی ہے اور آسٹریلیا کے دورے کے دوران تو یہ بات بہت ہی نمایاں ہو گئی ہے اس وقت سب سے زیادہ تسلی بخش بات ہمارے لئے یہ ہے کہ وسیم اکرم جیسا باؤلر ہمارے پاس ہے لیکن جہاں تک فیلڈنگ اور بیٹنگ کا تعلق ہے اس میں ہم بہت حد تک نیچے گر گئے ہیں نہ تو ہمارے پاس اچھے نئے بیٹسمین آ رہے ہیں اور نہ ہی اچھے فیلڈر اگرچہ گذشتہ دس سال میں ہم نے بعض کامیابیاں حاصل کیں ہیں لیکن اس حقیقت سے انکار نہیں ہو سکتا کہ ہماری فیلڈنگ اور بیٹنگ تسلی بخش نہیں انہوں نے مزید کہا کہ پاکستانی ٹیم آسٹریلیا میں یہ خیال لے کر آئی تھی کہ وہ دنیا کی دوسرے نمبر کی بہترین ٹیم ثابت ہو گی۔ لیکن آسٹریلیا کی ۱-۰ کامیابی نے جو گذشتہ تین ٹیسٹ میچوں میں اسے حاصل ہوئی آسٹریلیا کو نمبر ۲ کے مقام پر کھڑا کر دیا ہے ہم اپنے آپ کو دنیا کی ٹیم نمبر ۲ نہیں کہہ سکتے۔ اس سے مجھے کوفت بھی ہوتی ہے اور غصہ بھی آتا ہے۔ لیکن اس کے سوا اور میں کہہ ہی کیا سکتا ہوں۔ اس دورے میں ہم کوئی بہت اچھا کھیل نہیں کھیلے۔ اور یہ ایسی بات ہے جس کا انکار ممکن نہیں۔ پاکستانی کرکٹ ٹیم کو اپنے ملک میں ایک اچھے مقابلے کی ضرورت ہے جیسا کہ شیفلڈ شیلڈ۔ ضرورت صرف اس بات کی ہے تنظیم نو کی جائے۔ اب تک ہم جیتتے تو رہے ہیں۔ لیکن یہ کسی کو خیال نہیں آیا کہ ہمیں کسی تبدیلی کی ضرورت ہے اس دورے سے جو بات واضح ہو کر سامنے آئی ہے اور جس کا ہمیں حقیقی طور پر فائدہ اٹھانا چاہیے۔ وہ یہ ہے کہ ہمیں احساس ہو گیا ہے کہ ہمیں تبدیلی کی ضرورت ہے

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز ۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۷۲۵۵ SYAMSIAH و ZAE TUN W/O پیشہ تجارت عمر ۴۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۱/۱۹۸۷ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اسوقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جسکی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) دھان کا کھیت برقبہ ۲۰۰ مربع میٹر مالیتی -/۲،۰۰۰،۰۰۰ روپے (۲) مکان مع زمین -/۲،۰۰۰،۰۰۰ روپے۔ (۳) زیورات طلائی ۵ گرام -/۱۰۰،۰۰۰ روپے (۴) سلائی مشین -/۴۵،۰۰۰ روپے (۵) حق مہر -/۱۰،۰۰۰ روپے میزان -/۵،۱۵۵،۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۴۰،۰۰۰ روپے ماہوار مل رہے ہیں اور مبلغ -/۲۰۰،۰۰۰ روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ SYAMSIAH انڈونیشیا گواہ شد نمبر۱۔ ZAETUN خاوند موصیہ گواہ شد نمبر۲۔ فضل محمود وصیت نمبر ۲۵۶۷۵۔

مسل نمبر ۲۷۲۵۸:۔ میں غیاث الدین قمر ولد جلال الدین اختر قوم جاٹ پیشہ ملازمت عمر ۳۳ سال بیعت ۴/۵/۸۹ ساکن مالٹن کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۵/۸۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) ۱۴ مرلہ کا پلاٹ واقع نصیر آباد ربوہ مالیتی -/۲۵،۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۶۰۰ (سولہ سو) کینیڈین ڈالر ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ غیاث الدین قمر ولد جلال الدین اختر صاحب کینیڈا۔ گواہ شد نمبر۱۔ منیر احمد مرزا کینیڈا۔ گواہ شد نمبر۲۔ بشیر احمد وصیت نمبر ۱۳۷۰۷

مسل نمبر ۲۷۲۵۹ MRS SITI و ULYAH GANI W/O D. ABDUL GANI پیشہ خانہ داری عمر ۵۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۶/1988 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر -/۵۰،۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۳۵،۰۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی۔ ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ SITI ULYAH انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۱۔ مشکور احمد انڈونیشیا گواہ شد نمبر۲ DATU BAGINDO RATU S/O ILYAS DATU PASEBAN انڈونیشیا۔

بقیہ: علمی مسائل

اور دوسرا گروہ اسے ظلم قرار دے کر مٹانا چاہتا تھا۔ ابراہیم لنکن مٹانے والوں میں سے تھا۔ اس کی بڑی خوبی یہ بیان کی جاتی ہے کہ جب دوسرے فریق کو شکست ہو گئی اور اسے فتح تو سر نیچے کئے ہوئے دشمن جرنیل کے گھر پر گیا کہتے ہیں وہ اس وقت دعا کر رہا تھا۔ افسروں نے اسے کہا کہ بینڈ بجاتے ہوئے جانا چاہیئے۔ مگر اس نے کہا نہیں اس طرح دوسروں کا دل دکھے گا۔ یہ ابراہیم لنکن کی ایک خاص خوبی بیان کی جاتی ہے مگر وہ ایسا شخص تھا جسے ان لوگوں نے کوئی ذاتی دکھ نہیں دیا تھا لیکن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ پر حملہ آور ہوئے تو ان لوگوں کی غداری کی وجہ سے حملہ آور ہوئے تھے اور ان دشمنوں پر حملہ کرنے گئے تھے۔ جنہوں نے قریباً ربع صدی تک مسلمانوں پر ظلم کئے تھے جنہوں نے آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو مکی زندگی کے تیرہ سال ہر منٹ بلکہ ہر سیکنڈ میں مارنے اور ہلاک کرنے کی کوشش کی تھی اور اسکے بعد سات سال تک ۲۰۰ میل دور جا کر وہ آپ کی تباہی کی کوشش کرتے رہے تھے۔ مگر ان تمام مظالم کے باوجود جب آپ مکہ میں داخل ہوئے تو آپ نے عفو و کرم کا وہ نمونہ دکھایا جس کے مقابلے میں ابراہیم لنکن کا نمونہ کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ آپ نے مکہ والوں کو جمع کیا اور ان سے پوچھا کہ بتاؤ کہ اب تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا جائے۔ اگر اس وقت ان کے جسموں کا قیمہ بھی کر دیا جاتا تو میں سمجھتا ہوں کہ ان کے جرموں کے مقابلے میں کافی سزا نہ تھی مگر جب انہوں نے کہا کہ ہم سے وہی سلوک کیا جائے جو یوسف نے اپنے بھائیوں کے ساتھ کیا تھا۔ (   ) جاؤ تمہیں معاف کیا جاتا ہے اور تمہیں کوئی ملامت نہیں کی جاتی۔ یہ وہ خاتمہ ہے کہ اس عظیم الشان جنگ کا ہوا۔ جو آپ کے اور آپ کے دشمنوں کے درمیان ۲۱ سال تک جاری رہی۔

ضروری اعلان

ربوہ کے قطعات کے جملہ مقاطعہ گیران کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جن احباب نے اپنے قطعات/مکانات کا سالانہ ترقیاتی ٹیکس ٹاؤن کمیٹی ربوہ میں ادا نہیں کیا یا ان کے ذمہ بقایا واجب الوصول ہے۔ وہ جلد از جلد ٹاؤن کمیٹی ربوہ سے رابطہ کر کے ترقیاتی ٹیکس کی ادائیگی کا انتظام کریں۔

سیکرٹری کمیٹی آبادی ۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صدر محترم کی یقین دہانی

مہاجر قومی موومنٹ کے قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے ممبروں کے ایک وفد سے بات کرتے ہوئے صدر غلام اسحٰق خان نے کہا کہ سندھو دیش وجود میں آنے کا کوئی خطرہ نہیں ہے اور نہ یہ خطرہ ہمیں کبھی درپیش ہوگا۔ صدر موصوف نے مزید کہا کہ سندھ میں ہر رہنے والا محبِ وطن ہے اور انہوں نے اپنے ملک کے لئے بہت بڑی قربانیاں دی ہیں۔ چند ایک لوگ جو بے راہ رو ہیں ان کی بد اعمالیوں سے ہمیں گھبرانا نہیں چاہیئے۔ اور اس سے یہ نتیجہ نہیں نکالنا چاہیئے کہ ملک کی سالمیت اور اس کے استحکام کو کوئی خطرہ ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ ان بے راہ رو افراد سے کس طرح نپٹا جاسکتا ہے۔ ہم انہیں کبھی ان کے بد ارادوں میں کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔

آپ نے وفد کو یقین دلایا کہ سندھ میں امن وامان کے سلسلے میں ہر ضروری اقدام کیا جارہا ہے۔ اور حکومت اس بات میں مصروف کار ہے کہ ہر شہری کے جان ومال کا پوری طرح تحفظ کیا جائے۔ البتہ آپ نے اس بات پر زور دیا کہ ایسے کاموں میں کامیابی صرف اسی صورت میں حاصل کی جاسکتی ہے کہ آبادی کے ہر طبقے کے لوگ حکومت کی مدد کریں۔ وفد کے اراکین نے صدر کو کراچی کے حالات سے آگاہ کیا اور اس سلسلے میں اپنا نقطہ نظر پیش کیا۔ صدر نے کہا کہ انہیں سب حالات کا علم ہے۔ وہ ان افسرانِ حکومت سے مکمل اور قریبی رابطہ رکھے ہوئے ہیں۔ جو اس معاملے سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ نے تمام لوگوں سے اپیل کی کہ وہ جوڈیشل کمیشن کے ساتھ پورا تعاون کریں۔

بقیہ: تعارف

جلسہ سالانہ مستورات مغربی جرمنی منعقدہ ۱۲۔۱۳۔۱۴ مئی ۱۹۸۹ء کی رپورٹ نرگس رحمٰن صاحبہ نے پیش کی ہے۔

"فضیلتِ دعا" مکرمہ رضیہ وسیم صاحبہ کا تحریر کردہ مضمون ہے اور "مغربی معاشرہ اور لجنہ اماء اللہ کی ذمہ داریاں" مکرمہ فرخ مبشرات صاحبہ ایم۔اے (سوشل ورک) کا مضمون ہے۔

بعض مقامی لجنات کی رپورٹیں بھی شامل کی گئی ہیں۔

ہم اس رسالے کو مرتب کرنیوالوں اور طباعت اور اشاعت کی تمام ذمہ داریوں کو احسن طریق پر نبھانے والوں کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

(ن۔س)

ربوہ اور ربوہ کے گردونواح میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید وفروخت ہمارے ذریعہ کیجئے اور خدمت کا موقع دیجئے۔

شریف احمد بھٹی

پراپرٹی سنٹر
ریلوے روڈ رحمت بازار ربوہ
فون گھر: ۴۳۱، آفس: ۵۲۱

ناظمین اطفال کی توجہ کیلئے

ناظمین اطفال سے گزارش ہے کہ اپنی ماہانہ رپورٹ ہر ماہ کی ۱۵ تاریخ تک دفتر اطفال میں ارسال کر دیا کریں۔

سیکرٹری عمومی
(اطفال الاحمدیہ پاکستان)

اکسیر خارش
خارش پوڈر
خارش ہر قسم، دھدر، چنبل، پھوڑے پھنسی، مادی آتشک، بگڑی ہوئی چھپاکی اور دیگر امراض جلد کی اکسیر دوا کھانے اور لگانے کی دوا مکمل کورس فی مریض ۱۶/- ڈاک خرچ ۱۳/- ڈاکٹروں اور حکیموں کو معقول کمیشن۔ نوٹ: ۱۳/- روپے ڈاک خرچ میں ۱۰ مریضوں کی دوائی بھی پہنچ سکتی ہے
احمدی حکیم قاضی نذر محمد
قاضی دواخانہ رجسٹرڈ چک چٹھہ
گوجرانوالہ روڈ متصل حافظ آباد

خبریں

ملکی خبریں

○ وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کشمیر کے مسئلے پر قومی راہنماؤں کا اجلاس طلب کر لیا ہے۔ یہ اجلاس ۱۱۔ مارچ کو ہوگا۔ اس میں سابق وزیراعظم محمد خان جونیجو، ائیر مارشل اصغر خان، شاہ احمد نورانی، شیر باز مزاری، معراج محمد خان، فتحیاب علی خان، بزنجو، ساجد نقوی، حسین موسوی، علامہ ساجد میر، لطیف آفریدی، محمود خان اچکزئی اور طاہر القادری شامل ہیں۔ وزیر داخلہ نے پریس کانفرنس میں کہا کہ بے نظیر بھٹو اعتماد کا ووٹ نہیں لیں گی۔ سندھ پر آل پارٹیز کانفرنس صوبائی حکومت بلائے گی۔

○ سندھ کے وزیراعلیٰ آفتاب شعبان میرانی نے بتایا ہے کہ سندھ سے ملنے والی بھارت کی سرحد پر راجستان سیکٹر کے علاقہ میں سرحد بند کر دی گئی ہے۔ مسلح افواج بھارتی مداخلت کاروں کے خلاف حرکت میں آگئی ہے۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ دوسرے صوبوں کے لوگ سندھ میں آکر مسائل پیدا کرتے ہیں اس کو برداشت نہیں کیا جائے گا۔

○ مقبوضہ کشمیر میں آزادی کی مہم میں ایک اور شہر اننت ناگ میں ۵۰ ہزار کشمیریوں نے مظاہرہ کیا۔ فوج لوگوں کے گھروں پر چھاپے مار رہی ہے۔ ہیلی کاپٹروں سے مظاہرین کے خلاف کارروائی کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

○ تحریکِ عدم اعتماد کی حمایت کرنے کے دنوں میں رکن قومی اسمبلی ڈاکٹر ذوالفقار علی برق کو جو تین پلاٹ لاہور میں الاٹ کئے گئے تھے ان پلاٹوں کو پنجاب حکومت نے منسوخ کر دیا ہے۔ مسٹر برق اب وزیراعظم بے نظیر بھٹو کی حمایت کر رہے ہیں۔

○ جمیعت علمائے پاکستان کے سربراہ مولانا نورانی اور شاہ فرید الحق نے کہا ہے کہ ۲۰۔ مارچ کے بعد صدر مملکت کو دوبارہ انتخاب لڑنا ہوگا۔

○ ممتاز شاعر حبیب جالب کو شدید علالت کی وجہ سے ہسپتال میں داخل کر دیا گیا۔

غیر ملکی خبریں

○ مقبوضہ کشمیر میں غیر معینہ مدت کے لئے کرفیو اور خلاف ورزی کرنے والوں کو موقعہ پر گولی مار دینے کے حکم کے بعد بھارتی فوج نے اب حریت پسندوں کے خلاف اپنی کارروائیوں کو مزید تیز کر دیا ہے۔ اس مقصد کیلئے ۲۔ مارچ کو ۹ طیارے پیرا ملٹری باڈی گارڈز اور پولیس کے جوانوں کو ساتھ لے کر آگئے اور مزید فوج پہنچنے کی توقع ہے۔ اندازہ ہے کہ تقریباً چار ڈویژن بھارتی فوج کے علاوہ نیم فوجی دستوں اور سنٹرل ریزرو پولیس کی بھاری تعداد بھی ریاست میں موجود ہے۔

○ روسی جمہوریہ لیتھویا کی پارلیمنٹ نے خدشہ ظاہر کیا ہے کہ اس کی طرف سے آزادی کے اعلان پر روسی فوج اثر انداز ہو سکتی ہے۔ یاد رہے کہ اسی ماہ لیتھویا میں انتخابات ہو رہے ہیں جن کا سب سے بڑا موضوع روس سے جمہوریہ کی علیحدگی اور مکمل آزادی ہوگا۔

○ سلمان رشدی کی کتاب "شیطانی آیات" کے برطانوی پبلشرز کو اپنے ادارے کی حفاظت کے لئے بھاری قیمت ادا کرنا پڑ رہی ہے۔ جو ۲۰ لاکھ پونڈ بنتی ہے۔ ادارے کی سیکورٹی کیلئے مسلح گارڈز، دھماکہ خیز مواد سونگھنے والے کتے اور حساس ایکسریز آلات کی تنصیب پر بھاری اخراجات اٹھ رہے ہیں۔

پتہ